از عدالتِ عظمیٰ

بی شنکر انند

بنام

کامن کاز و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 11 مارچ، 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان۔]

آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز ایکٹ، 1956: دفعات 4، 6(2) اور 22۔

آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز- رکنیت- کے لیے اہلیت کے معیار- دفعہ 4 (e)- کی تشریح- رکن کی نامزدگی- قرار پایا کہ مرکزی حکومت سائنسدانوں کے علاوہ چار افراد کو نامزد کر سکتی ہے اور پانچواں انڈین سائنس کانگریس ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرنے والا غیر طبی سائنسدان ہے- تاہم چار ممبران انتظامیہ کے ساتھ مربوط طور پر منسلک ہو سکتے ہیں اور AIIMS کے کام سے بھی وابستہ ہو سکتے ہیں- اس قانون کا مقصد طبی خصوصیات اور علاج کی تمام شعبوں میں بہترین کارکردگی اور اعلی معیار کو بہتر بنانا ہے—AIIMS کے خود مختار انتظام میں حکومت ہند کی طرف سے کوئی غیر ضروری مداخلت نہیں ہونی چاہیے- وزیر صحت اور خاندانی بہبود کی نامزدگی ان کے عہدے کی بنا پر درست قرار دی گئی- قرار پایا کہ وہ اس وقت تک رکن کے طور پر جاری رہنے کا حقدار تھا جب تک کہ وہ وزیر کے عہدے پر فائز رہے۔

الفاظ اور جملے:

'شخص'- کے معنی- آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز ایکٹ، 1956 کی دفعہ 4(e)۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4662، سال 1996۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 2453، سال 1995 میں دہلی عدالت عالیہ کے 29.2.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے جی راماسوامی، جی کے بنسل اور سنجے بنسل۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے جی ایل سنگھی، وپن سنگھ، پرمود دیال، سنتوش کمار اور مس اپرنا۔

جواب دہندہ نمبر 4 کے لیے ڈی ڈی ٹھاکر، وزیر سنگھ، مکل گپتا اور مس مکتی گپتا۔

مداخلت کاروں کے لیے ڈاکٹر اے ایم سنگھوی، برن کے سنہا اور بی کے ستیجا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

ہم نے داخلے کے مرحلے پر بھی فاضل وکلاء فریقین کو سنا گیا۔

اجازت دی گئی۔ مداخلت کی درخواست کا حکم دیا گیا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دہلی عدالت عالیہ کے تیسرے فاضل جج کی طرف سے رٹ پٹیشن نمبر 95/2453 میں 29.2.1996 پر کیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہے جس کا معاملہ 6 دسمبر 1995 کے احکامات میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کی طرف سے اظہار رائے کے اختلاف کے مطابق بھیجا گیا تھا۔ عالم جج نے دو فاضل ججوں میں سے ایک سے اتفاق کیا اور فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ، جسے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (AIIMS) ایکٹ (25، سال 1956) کی دفعہ 4(e) کے تحت نامزد کیا گیا ہے (مختصر طور پر، 'ایکٹ')، جو کہ انڈین سائنس کانگریس ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرنے والا سائنس دان یا طبی یا غیر طبی نہیں ہے، اس دفعہ کے معنی میں کوئی شخص نہیں ہے۔ اس طرح وہ نامزد ہونے کا حقدار نہیں ہے، اس کی نامزدگی قانون میں غلط ہے۔ جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا مختلف مفادات پر مشتمل ایکٹ کے دفعہ 4 میں بتائے گئے اراکین کی تشکیل میں (جس زمرے کے پانچ افراد کی شق (e) میں گنتی کی گئی ہے)، تمام پانچوں افراد انڈین سائنس کانگریس ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرنے والے طبی یا غیر طبی سائنسدان ہونے چاہئیں یا ان میں سے صرف ایک انڈین سائنس کانگریس ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرنے والا غیر طبی سائنسدان

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہونا چاہیے اور باقی چار طبی یا غیر طبی سائنسدانوں کے زمرے کے علاوہ ہونے چاہئیں؟ دفعہ 4 اس طرح سے متعلق ہے:

"ادارے کی تشکیل

ادارہ درج ذیل اراکین پر مشتمل ہو گا، یعنی:

(a) دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر، سابق عہدہ دار؛

(b) صحت خدمات کے ڈائریکٹر جنرل، حکومت ہند، سابق عہدہ دار؛

(c) ادارے کے ڈائریکٹر، سابق عہدہ دار؛

(d) مرکزی حکومت کے دو نمائندے، جنہیں حکومت نامزد کرے گی، ایک وزارت خزانہ سے اور ایک وزارت تعلیم سے۔

(e) پانچ افراد جن میں سے ایک غیر طبی سائنسدان ہو گا، جو انڈین سائنس کانگریس ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرے گا، جسے مرکزی حکومت نامزد کرے گی۔

(f) بھارتیہ یونیورسٹیوں کی طبی شعبوں کے چار نمائندے مرکزی حکومت کے ذریعے قواعد کے مطابق نامزد کیے جائیں گے۔ اور

(g) پارلیمنٹ کے تین ارکان جن میں سے دو کا انتخاب ایوان نمائندگان کے ارکان آپس میں سے کریں گے اور ایک کو قانون سازیہ کے ارکان آپس میں منتخب کریں گے۔"

دفعہ 4 میں مذکور ہر دلچسپی ایک ہی ادارے کے طور پر AIIMS کی نمائندگی کرنے کے لیے الگ اور الگ دلچسپی ظاہر ہوتی ہے۔ شق (e)، اگر مجموعی طور پر پڑھی جائے تو دو تشریحات کا شکار ہوتی ہے۔ ایک تشریح جس نے ڈویژن بینچ کے دو فاضل ججوں کی حمایت حاصل کی وہ یہ ہے کہ تمام پانچ افراد - ایک غیر طبی اور چار طبی سائنسدان - کو انڈین سائنس کانگریس ایسوسی ایشن کی نمائندگی کے لیے نامزد کیا جائے گا۔ دوسری تشریح یہ ہے کہ پانچ افراد میں سے ایک انڈین سائنس کانگریس ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرنے والا غیر طبی سائنسدان ہو گا اور دیگر چار سائنسدانوں کے علاوہ ہوں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

گے۔ اگر 1956 کے ایکٹ کے کام کاج کو مد نظر رکھا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ سائنسدانوں کے علاوہ چار افراد کو نمائندگی دینے کا ارادہ رکھتے ہیں نہ تو طبی اور نہ ہی غیر طبی۔ لیکن حقیقت میں ایسا لگتا ہے کہ مرکزی حکومت نے وزارت صحت اور خاندانی بہبود اور دیگر سرکاری افراد کی نمائندگی حاصل کرنے کا ارادہ کیا ہے جو AIIMS کے کام سے قریبی طور پر جڑے ہوئے ہیں یا اس سے وابستہ ہیں۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ AIIMS ملک کے ممتاز اداروں میں سے ایک ہے جو ملک بھر سے ٹیم کے تمام مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کرنے کے لیے اعلی معیار کو برقرار رکھتا ہے، جو متعلقہ شعبوں اور خصوصیات میں گہری اور خصوصی معلومات رکھنے والے ڈاکٹروں سے ماہرِ علاج چاہتے ہیں۔ اعلی ترین ادارے کے انتظام میں، حکومت بھی اس کے مناسب، موثر، موثر اور منظم انتظام میں دلچسپی ظاہر کرتی دکھائی دیتی ہے۔ واضح طور پر، اس لیے حکومت نے 9 مارچ 1994 کو اختیار کا استعمال کرتے ہوئے اپیل کنندہ کو نامزد کیا، جو اس وقت وزیر صحت اور خاندانی بہبود کا قلمدان سنبھال رہے تھے، دوسرے رکن مسٹر ایم ایس دیال اس وقت سکریٹری، محکمہ صحت، پروفیسر جے ایس بجاج، ممبر، پلاننگ کمیشن اور پروفیسر پی چندر، سابق ڈین، AIIMS کے عہدے پر فائز تھے۔

یہ سچ ہے، جیسا کہ سینئر وکیل سری جی راماسوامی نے دعوی کیا ہے کہ لفظ 'شخص' کو اس تناظر میں سمجھنا ہو گا جس میں زبان کو ملایا گیا تھا اور شق (e) میں مذکور شخص ان سائنسدانوں کے علاوہ طبی یا غیر طبی ہو گا۔ یہ بھی سچ ہے، جیسا کہ سینئر وکیل، شری ڈی ڈی ٹھاکر نے دعوی کیا ہے کہ جب دفعہ 6 سابق عہدیدار ممبروں پر غور کرتا ہے، تو ان کی میعاد ان کے عہدے کے خاتمے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے، دفعہ 4 (e) بظاہر دفتر سے وابستہ نامزدگی کا حوالہ نہیں دیتا ہے، بلکہ انڈین سائنس کانگریس ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرنے والے غیر طبی سائنسدانوں کے علاوہ انفرادی ممبروں کا حوالہ دیتا ہے۔ لیکن ایک ہم آہنگ اور مشترکہ تشریح پر، ہماری رائے ہے کہ حکومت، ایکٹ کو نافذ کرتے ہوئے، ایسا لگتا ہے کہ AIIMS کی خود مختاری کو برقرار رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے، اور اس کے انتظام میں بھی اپنی رائے رکھتی ہے۔ ان حالات میں، ایسا لگتا ہے کہ حکومت نے وزیر صحت اور خاندانی بہبود اور محکمہ صحت کے سکریٹری کو بالترتیب چیئرمین اور ممبر کے طور پر نامزد کیا ہے تاکہ ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ اعلی ادارے کے حتمی انتظام میں حکومت بھی ادارے کے مفادات کا تحفظ کرے۔ بصورت دیگر، ایسا لگتا ہے کہ حکومت کا AIIMS کے انتظام میں کوئی اختیار یا اختیار نہیں ہے۔ اس عملی پس منظر اور ادارے کی اہمیت اور مفادِ عامہ کے نقطہ نظر سے، ہمارا خیال ہے کہ مرکزی حکومت سائنسدانوں کے علاوہ چار افراد کو نامزد کرنا جائز ہے اور پانچواں انڈین سائنس

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کانگریس ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرنے والا غیر طبی سائنسدان ہے۔ تاہم، چار ممبران انتظامیہ کے ساتھ مربوط طور پر جڑے ہوسکتے ہیں اور AIIMS کے کام سے بھی وابستہ ہوسکتے ہیں۔ اگر یہ تشریح دی جائے تو ہمارا خیال ہے کہ یہ AIIMS کے مناسب، موثر، موثر اور منظم انتظام میں زیادہ سے زیادہ مفادِ عامہ کو کم کرے گا اور اس کے انتظام میں اعلیٰ معیار، نظم وضبط اور ترتیب کو برقرار رکھنے کے لیے ادارے کے قیام کا مقصد سب سے بہتر ہوگا۔ تاہم، AIIMS کے خود مختار انتظام میں حکومت ہند کی طرف سے کوئی غیر مناسب مداخلت نہیں ہونی چاہیے اور اسے حکومت کے کسی دوسرے محکمے کی طرح نہیں ماننا چاہیے، کیونکہ اس ایکٹ کا مقصد طبی خصوصیات اور علاج کے تمام شعبوں میں بہترین کارکردگی اور اعلی معیار کو بہتر بنانا ہے۔

اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ اپیل کنندہ کو وزیر صحت اور خاندانی بہبود کے طور پر اس کے عہدے کی وجہ سے نامزد کیا گیا تھا اور وہ اس عہدے پر برقرار رہنے کا حقدار ہوگا جب تک کہ وہ اس عہدے پر فائز رہے۔ اس کے بعد، وہ اعلیٰ ادارے کا رکن بننا چھوڑ دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں 9 مارچ 1994 کے اسی حکم میں حکومت کی طرف سے نامزد کردہ ادارے کا چیئرمین بن جاتا ہے۔ ان کی جگہ وزیر صحت اور خاندانی بہبود کے عہدے پر آنے والا عہدہ دار مرکزی حکومت کی طرف سے نامزد ہونے کا حقدار ہوگا اور وہ بقیہ مدت کے لیے اس عہدے پر فائز رہے گا۔ یہ دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (2) کے مطابق بھی ہوگا۔

اس کے مطابق، ہمارا ماننا ہے کہ مرکزی حکومت کو دفعہ 4(e) کے تحت پانچ افراد کو نامزد کرنے کا اختیار حاصل ہے، جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے اور یہ افراد AIIMS کے اعلی ترین ادارے کے رکن ہوں گے۔ نتیجتاً، مرکزی حکومت کو وزیر کو چیئرمین کے طور پر نامزد کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے جیسا کہ پہلے کیا گیا تھا۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ نامزدگی کے مطابق جو بھی اقدامات کیے گئے ہیں وہ ایکٹ کی دفعہ 22 کے تحت محفوظ ہیں۔ اگر مقابلہ کرنے والے امیدواروں کے بین دعووں سے متعلق کوئی اور قانونی مسئلہ شامل ہے، تو متاثرہ افراد کے لیے قانون کے مطابق اپنے حقوق کے لیے احتجاج کرنا کھلا ہوگا۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document